Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ۔ اتوار

The Daily
**ALFAZL**
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

| جلد ۶۹/۳۴ | ۴ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ ۲۰ شہادت ۱۳۵۹ ہش ۲۰ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۹۰ |
| --- | --- | --- |

## اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۹ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

**حضور کو ضعف ابھی باقی ہے**

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل اور رحم سے ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کامل عطا کرے۔ آپ کے مقاصد دینیہ میں اپنے فرشتوں کی تائید سے نوازے اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

---

۔ شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ قریباً دو ماہ سے گردوں میں انفکشن کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے محترم شیخ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نیز ہمارے دوست اور راولپنڈی کے مربی جناب انعام الحق صاحب کوثر کا اپنڈکس کا اپریشن مورخہ ۱۰ اپریل کو سول ہسپتال کوئٹہ میں دوپہر ۱۲ بجے ہوا ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے تمام دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کامل عطا فرمائے۔ آمین۔ عبدالرحمٰن خان ایجنٹ الفضل کوئٹہ

---

۔ میرا بیٹا عزیز متین احمد ناصر امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

دین محمد شاہد ایم۔ اے سابق مبلغ جزائر فجی

---

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

# تکالیف اور مصائب انسان کے لئے تزکیہ نفس کا باعث ہوتے ہیں

## نقصان پر صبر کرنے سے خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور عنائتیں شامل حال ہوتی ہیں

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے حاصل کرنے کے دو راہ ہیں۔ ایک تو زہد نفس کشی اور مجاہدات کا ہے اور دوسرا قضا و قدر کا۔ لیکن مجاہدات سے اس راہ کا طے کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ اس میں انسان کو اپنے ہاتھ سے اپنے بدن کو مجروح اور خستہ کرنا پڑتا ہے۔ تمام طبائع بہت کم اس پر قادر ہوتی ہیں کہ وہ دیدہ دانستہ تکلیف جھیلیں۔ لیکن قضاء و قدر کی طرف سے جو واقعات اور حادثات انسان پر آکر پڑتے ہیں وہ ناگہانی ہوتے ہیں اور جب آپڑتے ہیں تو قہر درویش برجان درویش ان کو برداشت کرنا ہی پڑتا ہے جو کہ اس کے تزکیہ نفس کا باعث ہو جاتا ہے۔ جیسے شہداء کو دیکھو کہ جنگ کے بیچ میں لڑتے لڑتے جب مارے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے نزدیک کس قدر اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔ یہ درجات قرب بھی ان کو قضاء و قدر سے ہی ملتے ہیں۔ ورنہ اگر تنہائی میں ان کو اپنی گردنیں کاٹنی پڑیں۔ تو شاید بہت تھوڑے ایسے نکلیں جو شہید ہوں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ غرباء کو بشارت دیتا ہے:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۗ

اس کا یہی مطلب ہے کہ قضا و قدر کی طرف سے ان کو ہر ایک قسم کے نقصان پہنچتے ہیں اور پھر وہ صبر کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی عنائتیں اور رحمتیں ان کے شامل حال ہوتی ہیں۔ کیونکہ تلخ زندگی کا حصہ ان کو بہت آتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴)

---

## بنکنگ کے امتحان میں اوّل

عزیزم رفاقت احمد ایم۔ اے کو بنکنگ کے امتحان ۷۹ء میں پاکستان بھر میں اوّل آنے پر سٹیٹ بنک آف پاکستان نے گولڈ میڈل دیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیز کے لئے دین و دنیا میں اعلیٰ ترقیات کا موجب کرے۔ (فضل الرحمٰن بسمل)

## ۳۰ اپریل / شہادت یاد رکھیں

۳۰ اپریل / شہادت کو جماعتوں کے بجٹ ختم ہو رہے ہیں۔ عہدہ داران سے گزارش ہے کہ اس عرصہ میں دعائیں کرتے ہوئے چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرمائیں اور مخلصین جماعت سے گزارش ہے۔ کہ از راہ کرم ۳۰ شہادت / اپریل سے قبل چندہ عام حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کے بقایا جات ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ر جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

۳۰ر شہادت ۱۳۵۹ہش

# شرح صدر سے ایمان لانیوالوں کی علامات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں محض زبانی ایمان لاکر مومنوں کی جماعت میں شامل ہونے اور شرح صدر سے ایمان لانے میں فرق کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دونوں قسم کے ایمانوں میں فرق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط (الزمر آیت: ۲۳)

ترجمہ: کیا جس کا سینہ اللہ فرمانبرداری کے لئے کھول دے اور اُس کو اپنے رب کی طرف سے نور بھی ملا ہو وہ اُس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو ایسا نہیں)۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ محض زبانی طور پر ایمان لانے والے اور دلی یقین اور بصیرت کے نتیجہ میں ایمان لانے والے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں برابر نہیں ہوتے۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ جو لوگ شرح صدر کے ساتھ ایمان لاتے ہیں ان کا درجہ محض زبانی طور پر ایمان لانے والوں کی نسبت بہت بلند ہوتا ہے۔ یہ کیونکر پتہ لگے کہ کوئی شخص محض زبانی طور پر ایمان لایا ہے یا اس نے شرح صدر سے حق کو قبول کیا ہے؟ سو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے شرح صدر سے ایمان لانے والوں کی بعض علامات بیان فرمائی ہیں۔ کسی ایمان لانے والے میں اُن علامات کا پایا جانا اس امر کا ثبوت ہوتا ہے کہ فی الواقعہ وہ شرح صدر سے ایمان لایا ہے اور اُس کے ایمان کی بنیاد یقین کامل اور دلی بصیرت پر ہے۔

جہاں تک شرح صدر سے ایمان لانے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک واضح علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ ایسا شخص کبھی شکوک و شبہات میں مبتلا نہیں ہوتا۔ دوسرے یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مال اور جان سے مجاہدہ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو علامتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (الحجرات آیت: ۱۶)

ترجمہ: حقیقی ایمان لانے والے وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں (اور ایمان لانے کے بعد) پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ اللہ کی راہ میں پوری پوری کوشش بروئے کار لاتے ہیں"۔

سو شرح صدر سے ایمان لانے کی پہلی نشانی یہ ہے کہ دل میں شکوک و شبہات کبھی جگہ پا ہی نہ سکیں یعنی شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے کا امکان ہی کالعدم ہو جائے۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ انسان اللہ کی راہ میں اپنا مال اور اپنی جان قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہے۔ یعنی نہ اپنے مال کو اپنا مال اور نہ اپنی جان کو اپنی جان سمجھے۔ مال اور جان دونوں کو اللہ کی امانت تصور کرے اور اللہ کی طرف سے جب بھی مطالبہ ہو تو اس امانت کو واپس لوٹانے اور خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے میں اسے ذرا بھی پس و پیش نہ ہو۔

شرح صدر سے ایمان لانے کی ایک اور نشانی اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جو شخص شرح صدر سے ایمان لاتا ہے وہ قبول کردہ صداقت کو دوسروں تک پہنچانے اور انہیں بھی راہ حق کی طرف بلانے میں کوشاں رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس خاص نشانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط (یوسف آیت: ۱۰۹)

ترجمہ: (اے رسول!) تو کہہ دے کہ یہ میرا طریق ہے میں تو اللہ کی طرف بلاتا ہوں (اس لئے کہ) جنہوں نے (سچے طور پر) میری پیروی اختیار کی ہے (میں اور وہ سب) بصیرت پر قائم ہیں (یعنی شرح صدر سے اللہ کی راہ پر ایمان لائے ہیں)۔

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے بصیرت کی راہ اور شرح صدر سے ایمان لانے کی تیسری نشانی یہ ہے کہ ایسا شخص نہ صرف یہ کہ خود شکوک و شبہات میں مبتلا نہیں ہوتا اور نہ صرف یہ کہ خود مال اور جان سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا بلکہ وہ دوسروں کو بھی راہ حق کی طرف بلانے میں کوشاں رہتا ہے اور ایسا کرنے میں وہ کسی قسم کے جبر سے کام نہیں لیتا بلکہ دلائل و براہین کے ذریعہ دوسروں کو راہ حق کے بارہ میں قائل کرتا ہے تاکہ وہ مجبور اور بے بس ہو کر نہیں بلکہ دل سے قائل ہو کر شرح صدر کے ساتھ ایمان لائیں اور وہ بھی اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے خدا کی راہ میں پورا پورا مجاہدہ کریں اور ان کی تمام تر راحت اسی میں ہو کہ وہ خدا کی راہ میں مقبول ٹھہریں اور انہیں اُس کی رضا حاصل ہو۔

ایک اور علامت شرح صدر سے ایمان لانے کی اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزمر کی آیت ۲۳ میں (جس کا ابتدائی حصہ ہم اپنی ان معروضات کے شروع میں ہی درج کر چکے ہیں) بیان فرمائی ہے۔ یہ وہی آیۂ کریمہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ شرح صدر سے ایمان لانے والا اُس شخص کے برابر نہیں ہو سکتا جسے شرح صدر حاصل نہیں اور کہنے کو وہ ایمان لے آیا ہے۔ چنانچہ اسی آیت کے اگلے حصہ میں اُن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ جو ایمان تو لے آتے ہیں لیکن ان کے دل اللہ کے ذکر سے سختی محسوس کرتے ہیں۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ شرح صدر سے ایمان نہیں لاتے اگر شرح صدر سے ایمان لاتے تو ذکر الٰہی میں انہیں لذت محسوس ہوتی اور ان کے دل خدا کی یاد میں ہر وقت محو رہتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ شرح صدر سے ایمان لانے کی اس نشانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (الزمر آیت: ۲۳)

ترجمہ:- کیا جس کا سینہ اللہ فرمانبرداری کے لئے کھول دے۔ اور اس کو اپنے رب کی طرف سے نور بھی ملا ہو وہ اُس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو ایسا نہیں) پس افسوس اُن پر جن کے دل اللہ کے ذکر سے سختی محسوس کرتے ہیں وہ بڑی کھلی گمراہی میں ہیں۔

اس آیۂ کریمہ سے صاف عیاں ہے کہ شرح صدر سے ایمان لانے کی **چوتھی نشانی** یہ ہے کہ ذکر الٰہی ایسے ہر شخص کی رُوح کی غذا ہوتی ہے۔ اور وہ ایک دم کے لئے بھی اس سے غافل نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے بالمقابل جن کے دل ذکر الٰہی سے سختی محسوس کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا بطور خاص ذکر کیا ہے جن کے دل ذکر الٰہی کی طرف ہمیشہ راغب رہتے ہیں۔ اسی لئے اگلی آیت میں شرح صدر سے ایمان لانے والوں کے متعلق بتایا کہ ان کے چمڑے اور دل نرم ہو کر ذکر الٰہی کی طرف جھکے رہتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:-

ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ط (الزمر آیت ۲۴)

ترجمہ:- پھر اُن کے چمڑے اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف جُھک جاتے ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ شرح صدر کے بغیر ایمان اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا اصل ایمان اُسی شخص کا ہے جو شرح صدر سے ایمان لاتا ہے۔ اور جو شرح صدر سے ایمان لاتا ہے وہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے سے بکلّی محفوظ ہوتا ہے، وہ اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا اور آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ پھر دوسروں کو بھی دلائل و براہین کے ذریعہ حق کی طرف بلانے اور خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے محبت و پیار سے ان کے دل جیتنے میں لگا رہتا ہے۔ مزید برآں ہر دم اور ہر آن خدا تعالیٰ کی یاد میں محو رہنا اُس کی ایک خاص صفت ہوتی ہے وہ نرم دلی کے ساتھ کمال عاجزی و انکسار سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جھکا رہتا ہے۔

## درخواست دُعا

عزیزم حافظ مہربان محمد خاں طالبعلم درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ کی صحت کچھ دنوں سے خراب ہے احباب میرے لخت جگر کی جلد شفایابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیز عزیز کی والدہ محترمہ بھی کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

(فتح محمد خاں۔ دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلامی عبادات کی حکمت

مکرم جمال الدین صاحب شمس متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

بعض ناواقف یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام روحانی امور پر زور دینے کی بجائے عبادات کی ظاہری صورت پر زیادہ زور دیتا ہے جس کی وجہ سے آزاد طبیعت رکھنے والوں میں نفور پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باقی مذاہب بھی ظاہری شکل پر زور دینے کی وجہ سے زوال پذیر ہو گئے مثلاً یہودی مذہب میں جب ان ظاہری امور پر زور دیا گیا تو یہودیوں نے عملاً اس مذہب کو خیرباد کہہ دیا۔ یہی حال عیسائیت اور دوسرے مذاہب کا ہے اس زمانہ میں بھی اکثریت مسلمانوں کی اسلام کے اصولوں کو ترک کر چکی ہے کیونکہ مذاہب کی ابتداء کے وقت لوگ غیر تربیت یافتہ ہوتے ہیں لہٰذا ان عبادات کی ظاہری صورت پر زور دیا جاتا ہے مگر جب ارتقاء کی منازل طے ہو چکتی ہیں تو ان امور کے ظاہری صورت پر زور دینا مناسب نہیں ہوتا

اصل بات یہ ہے کہ ان عبادات کی اصلی حکمت کو معترضین نے نہیں سمجھا اور نہ ہی کبھی اس کو سنجیدگی سے سمجھنے کی کوشش کی۔ جو مثالیں یہ لوگ پیش کرتے ہیں۔ وہی مثالیں ان کی تردید کرتی ہیں مثلاً مسئلہ ارتقاء کی بناء پر یہ کہتے ہیں کہ اب عبادات کی ظاہری صورت پر زور دینے کا وقت نہیں۔ یہی مسئلہ ارتقاء ان کی تردید کر رہا ہے کیونکہ دنیا میں کوئی ایسا مذہب حقیقی نہیں ہوا جس نے لوگوں کے اخلاق و اعمال نہ سنوارے ہوں اور انہیں روحانی ترقی کی منازل پر نہ پہنچایا ہو۔ ان مذاہب میں جو کمزوری پیدا ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ علماء مذاہب نے جب ایک شاخ مذہب کو ترک کر دیا اور دوسری پر سختی کی اور اس پر مذہب کی بقاء قرار دیا جس کی وجہ سے وہ مذہب کی اصل روح کو بھول گئے اور یہ چیز ان کے اعتقادوں کے نفور اور دوسرے لوگوں کی ضلالت کا موجب بنی۔

اسلام ظاہری عبادات کو ترک نہیں کرتا بلکہ انہیں موقعہ کے مطابق اسی حد تک باقی رکھتا ہے جس حد تک وہ جسمانی و روحانی کے لئے مفید ہوں۔ چنانچہ نماز کی ادائیگی سے قبل وضو کرنا ضروری ہے جیسے فرمایا:۔

"لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ لِغَیْرِ وُضُوْءٍ"
(ترمذی ابواب الطہارۃ)

کہ نماز وضو کے بغیر قبول نہیں ہوتی اعضاء کو خاص طریق سے دھونے اور صاف کرنے کا نام وضو ہے۔ وضو کرنے سے انسان میں ظاہری طور پر پاکیزگی اور صفائی پیدا ہوتی ہے۔ اس ظاہری صفائی کے علاوہ ایک مقصد ان اعضاء کو دھونے کا یہ بھی ہے کہ انسان ان اعضاء سے جن گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ ان گناہوں کو دھو ڈالے اور پاک صاف ہو کر خدا کے حضور پیش ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اذا توضأ العبد المسلم او المومن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب"
(مسلم)

یعنی جب ایک مومن وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ جو اس نے آنکھوں سے کئے ہوتے ہیں وہ پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور اسی طرح جب ہاتھ دھوتا ہے تو وہ خطائیں جو اس نے ہاتھ سے کی ہوتی ہیں وہ پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں۔ اسی طرح جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ خطائیں جو اس سے دونوں پاؤں سے کی ہوئی ہیں وہ پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں۔ حتی کہ وہ مومن پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ وضو کے وقت جو کلمات پڑھنے کا حکم ہے ان سے بھی یہی ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ وضو کرنے سے انسانی خیالات مجتمع ہو جاتے ہیں اور انسان مکمل توجہ سے نماز ادا کر سکتا ہے۔ کیونکہ ان اعضاء کو دھونے سے دماغ کو آرام اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

پھر نماز کی ظاہری حرکات کو غور سے دیکھا جائے تو اس میں بھی ایک روحانی تربیت مضمر ہے۔ نماز کی تمام حرکات و سکنات عاجزی و انکساری اور خاکساری پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ روح اور جسم کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور یہ ایک دوسرے سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ افعال صرف ظاہری افعال ہی نہیں بلکہ دماغی کیفیتوں کے پرتو ہیں۔ اس لئے نماز کی یہ حرکات روح پر اثر کرتی ہیں اور روح میں ایک قسم کی انکساری اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے نماز میں جماعتی اتحاد کی بھی تربیت دی گئی ہے کہ اجتماعی کاموں میں کسی قسم کا امتیاز نہیں ہونا چاہیئے جس طرح نماز کے لئے کھڑا ہونے میں الاول فالاول کا اصول ہے اور کسی کا کوئی امتیاز نہیں۔ غلام مالک کے ساتھ اور حاکم محکوم کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اسی طرح دینی اور قومی کاموں میں بھی سب یکساں اور برابر ہیں۔ کسی کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ تیسرے۔ نماز میں یہ سبق بھی دیا گیا ہے کہ نماز میں جس طرح مسلمان ایک صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں اسی طرح ایک دن انہیں خدا کے حضور ایک صف میں کھڑا ہونا ہے۔

قرآن مجید نے نماز ادا کرنے کا ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے:۔

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ"
(عنکبوت: ۴۶)

کہ نماز فحشاء (یعنی باطنی) اور منکر (یعنی ظاہری) برائی سے منع کرتی ہے

گویا کہ جو شخص ظاہری گند اور باطنی ناپاکی سے پاک صاف نہیں ہوتا اسے اپنی نمازوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

"فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ۔۔۔"
(الماعون ۵، ۶)

کہ جو نمازی اپنی نمازوں سے غافل ہیں ان کے لئے ہلاکت مقدر ہے۔

نماز میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ وہ آئندہ پیش آنے والے خطرات سے بچنے کے لئے استغفار اور بخشش مانگ لے۔

---

روزہ کے بارے میں بھی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام ہے۔ حالانکہ روزہ سے روح کی صفائی مقصود ہے۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ جسم اور روح کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور جسم روح کو دنیوی لذات کی طرف متوجہ کرتا ہے اس لئے جب تک ان دنیوی لذات کی قید سے آزاد نہ کیا جائے اسی وقت تک انسان روحانی فضا میں پرواز نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام بزرگانِ مذاہب نے اپنی زندگی کے بعض حصوں میں روزے رکھے ہیں تا کہ جسمانی قیود سے آزاد ہو کر خدا کی طرف پرواز کریں۔ روحانی ترقی کے حصول کیلئے انہوں نے اپنے پیروؤں کو بھی روزے رکھنے کی تلقین کی ہے جس کی وجہ سے تمام مذاہب میں روزہ کا وجود کسی نہ کسی شکل میں ضرور پایا جاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے

"کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ"
(بقرہ: ۱۸۴)

یعنی تم پر بھی روزے ویسے ہی فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔

روزے رکھنے کا اصل مقصد قرب الٰہی حاصل کرنا ہے اور یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک قلب انسانی جو تمام افعال پر حکومت کرتا ہے۔ دنیوی آلائشوں سے پاک نہ ہو جائے۔ روزہ رکھنے سے انسان میں ایک ایسی روحانی قوت پیدا ہو جاتی ہے جس سے انسان گناہوں پر قابو پا لیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah


طرف اشارہ کرتا ہے کہ:-

"اذا کان اوّل لیلۃ من شہر رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجنّ وغلّقت ابواب النار فلم یفتح منھا باب وفتحت ابواب الجنّۃ فلم یغلق منھا باب"

(ترمذی ابواب الصوم)

یعنی جونہی ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطانوں اور سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک:-

"الصّوم جُنّۃ"

"روزہ گناہوں سے بچنے کیلئے ڈھال ہے"

بھی اس کی وضاحت کرتا ہے کہ روزہ سے انسان میں ایک ہمت اور قوت روحانی پیدا ہوتی ہے اور انسان گناہوں کا مقابلہ کرکے ان پر غالب آجاتا ہے۔ گویا روزہ کی پہلی حکمت گناہوں سے بچنے اور قرب الٰہی حاصل کرنا ہے

روزہ میں دوسری حکمت یہ ہے کہ امراء کے دلوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ ان کے بعض ایسے بھائی بھی ہیں جن کو کئی کئی فاقے کرنے پڑتے ہیں تا ان لوگوں میں اپنے غریب بھائیوں کے لئے ہمدردی پیدا ہو اور وہ ان کی مدد کریں۔

دوسرا ان امراء کو یہ تربیت دینا بھی مقصود ہے کہ اگر کسی دن انہیں بھوک اور پیاس کا سامنا کرنا پڑے تو وہ اسے بشاشت کے ساتھ برداشت کر سکیں۔

روزہ رکھنے میں تیسری حکمت یہ ہے کہ انسان مظہر خدا بننے کی کوشش کرے اور خدا کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ کھانے پینے سے مستغنی ہے۔ روزہ میں بھی کچھ وقت کے لئے انسان کھانے پینے سے مستغنی ہو کر خدا تعالیٰ کی اس صفت سے رنگین ہو جاتا ہے اور ایسے مظہر خدا بننے کا موقع مل جاتا ہے

روزہ رکھنے سے انسان کو جسمانی لحاظ سے بھی بہت فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ انسانی جسم کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ اسے روزہ سے فائدہ پہنچتا ہے ویسے بھی طبعی طور پر روزہ بہت مفید ثابت ہوا

روزہ میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ انسان اگر کسی نشہ آور چیز کا عادی ہو گیا ہے تو وہ اس سے اس بری عادت کو ترک کر دے۔ لہٰذا اس وقت بھی بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بعض لوگ حقہ تمباکو سگریٹ وغیرہ کے انتہائی عادی تھے رمضان میں تھوڑی سی کوشش سے وہ ان موذی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

پس یہ امر واضح ہے کہ روزہ کی ظاہری شکل پر زور دینا مفید ہے نہ کہ بے فائدہ۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہے اور اس کا مقصد حاصل نہیں کرنا چاہتا اس کے روزہ رکھنے کو ناپسند کیا گیا ہے۔ آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

"جو شخص جھوٹ بولنے کی عادت ترک نہیں کرتا اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی خدا کو کچھ ضرورت نہیں"

گویا کہ روزہ رکھنے کا مقصد بھوکا پیاسا رہنا ہی نہیں بلکہ تقویٰ اور قرب الٰہی کا حاصل کرنا مقصود ہے۔

---

اسلامی عبادات کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے۔ اسلام ایک اعتدال پسند مذہب ہے۔ نہ تو یہ چاہتا ہے کہ تمام دنیا کی دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو جائے اور نہ ہی یہ پسند کرتا ہے کہ حقداروں کا حق چھین کر دوسروں کو دیا جائے۔ بلکہ اس دولت کو خدا نے فضل قرار دیا ہے جیسے فرمایا:-

"ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ"

کہ یہ تو خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

اس پر کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ اس طرح تو اسلام سرمایہ دارانہ اصول کی تائید کرتا ہے۔ اس اعتراض کو حل کرنے کیلئے اسلام نے جہاں سرمایہ داری کو ختم کرنے اور لوگوں میں دولت تقسیم کرنے کے لئے وراثت کا طریق اختیار کیا ہے وہاں زکوٰۃ اور صدقات دینے کا بھی حکم دیا ہے۔ جیسے فرمایا:-

"اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ"

(نور: ۵۵)

کہ تم حقوق اللہ کو ادا کرنے کے لئے نماز ادا کرو (اور یاد رکھو کہ تمہارے حقوق اللہ اس وقت تک ادا نہ ہوں گے جب تک تم حقوق العباد یعنی زکوٰۃ کو ادا نہ کرو۔ اس لئے) زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی ایک حکمت قرآن مجید یہ بیان فرماتا ہے:-

"خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا"۔

(توبہ: ۱۰۶)

کہ اے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ان مومنوں کے اموال سے زکوٰۃ لے اور اس طرح تو انہیں پاک و صاف کر اور ان صدقات سے ان کا تزکیہ نفس کر۔

گویا کہ زکوٰۃ کی ایک حکمت طہارت اور تزکیہ نفس ہے۔

دوسرے زکوٰۃ سے غرباء کی مدد ہوتی ہے اور وہ بھی دنیا میں زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور اس سے معاشرہ کی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم نے زکوٰۃ کے مصارف بیان کرکے بھی زکوٰۃ کی حکمت کو بیان کر دیا ہے جیسے فرمایا:-

"اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ ......... وَالْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ"

(توبہ: ۶۱)

یعنی زکوٰۃ تو ان لوگوں کے لئے ہے جو فقیر اور محتاج ہیں

درحقیقت زکوٰۃ کے مصارف ۲ قسم کے لوگوں کے لئے ہیں:-

(۱) وہ لوگ جو سرے سے محتاج ہیں اور محنت مزدوری کرنے سے عاجز ہیں ایسے لوگوں کی زکوٰۃ کی رقم سے مدد کی جائے گی۔

(۲) دوسرے ان لوگوں پہ زکوٰۃ کا مال خرچ ہوگا جو مسکین ہیں یعنی اپنی ہمت کے مطابق کام کرتے ہیں مگر پھر بھی اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتے۔ ان لوگوں پر بھی زکوٰۃ کا مال خرچ کیا جائے۔

ان کے علاوہ جو مسلمان غلام ہے اس کی آزادی کے لئے یا کسی شخص پر تاوان پڑ گیا ہے اور وہ اس نقصان کی تلافی نہیں کر سکتا اس کی مدد کی جائے گی۔ یا پھر کوئی شخص مسافر ہے اور اسے پیسوں کی ضرورت ہے اس پر بھی زکوٰۃ کا مال خرچ کیا جائے اسی طرح قومی امور پر بھی زکوٰۃ کی رقم خرچ کریں گے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کے اکثر افراد فارغ البالی اور خوشحالی کی زندگی بسر نہ کر رہے ہوں اور یہ صورتحال تبھی پیدا ہو سکتی ہے کہ امداد باہمی کے اصولوں پر عمل کیا جائے۔

پھر امراء و غرباء کے مصائب میں ان کی مدد کریں۔ بیواؤں۔ یتیموں کی نگہداشت ہو۔ گرے ہوؤں کو اٹھایا جائے تا وہ معاشرے کا مفید وجود بن سکیں۔ یہ کام مقاصد زکوٰۃ سے پورے ہو سکتے ہیں۔ اگر مسلمان اسلامی احکام پر چلتے تو ان کا یہ حال آج نہ ہوتا۔

یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ اگر زکوٰۃ سے اتنے عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں تو اسلام نے اس کی ۲½ فیصد کی حد کیوں مقرر کی ہے کیوں نہ لوگوں کو آزادی دی کہ وہ جتنا چاہیں خرچ کریں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مال و دولت انسان کو بہت ہی پسند ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان سیر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ کہا گیا ہے:-

"اثنان لا یشبعان: طالب علم و طالب مال"

(مجانی الادب جز ۱۱)

یعنی طالب علم اور طالب مال کبھی سیر نہیں ہوتے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ اگر انسان کے لئے دو وادیاں سونے کی ہوں تو بھی اس کا دل یہی چاہتا ہے کہ کاش میرے لئے تیسری وادی بھی سونے کی ہوتی اور چونکہ مال و دولت انسان کو محبوب ہے اور انسان اسے خرچ نہیں کرنا چاہتا اس لئے ہر ایک صاحب ثروت پر یہ فرض کر دیا گیا کہ وہ ۲½ فیصد ضرور خرچ کرے اور یہ رقم مقررہ جگہ پر ادا کی جائے گی ورنہ یہ ادائیگی متصور نہ ہوگی۔

اس کے علاوہ جو شخص دلی خوشی سے خرچ کرنا چاہیے وہ جتنا چاہے فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد کرے اس پر کوئی پابندی نہیں۔ اب جبکہ زکوٰۃ سے انسان کو مالی و جانی اور روحانی فائدہ پہنچتا ہے تو پھر کیوں نہ زکوٰۃ کی ظاہری شکل پہ زور دیا جائے تا معاشرہ ترقی کرے۔

---

اسلام کا چوتھا رکن حج ہے۔ حج صرف اس شخص پر فرض ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہو یعنی اس پہ قرض نہ ہو۔ سفر کا خرچ اس کے پاس موجود ہو۔ گھر والوں کو آرام اور سکھ میسر ہو اور ان کے علاوہ اسے سواری اور راستہ کا امن حاصل ہو ورنہ اس پہ حج فرض نہیں ہوگا۔

حج ایک ایسی عبادت ہے کہ اس میں انسان اپنا مال وقت دونوں صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا ہے اور ساتھ ہی سفر اختیار کر کے اس عبادت کو ادا کرنے کے لئے مکہ معظمہ میں جانا پڑتا ہے۔ گو دوسری عبادات میں عجز و انکسار کی کا پہلو غالب ہوتا ہے مگر اس عبادت میں فدائیت کا پہلو غالب ہوتا ہے۔

حج کرنے کا حکم خدا تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران آیت ۹۸ میں ان الفاظ میں دیا ہے:۔

"وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ
حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَیْہِ سَبِیْلًا"

یعنی لوگوں پر فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خانہ کعبہ کا حج کریں جو شخص بھی اس تک آنے کی توفیق پاتا ہو۔

حج کو جو کہ بہت پرانی عبادت ہے اسلام میں رکھنے کی یہ حکمت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے نبی آئے انہوں نے اپنے لئے خدا کے اذن سے ایک خاص علاقہ یا قوم منتخب کی اور اس کی رہنمائی فرمائی۔ مگر ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایک قوم کی طرف نہیں آئے تھے بلکہ ان کی مخاطب تمام دنیا تھی جیسے فرمایا:۔

"وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا
کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ"
(سبا: ۲۹)

یعنی خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ:۔
ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

اسی طرح سورۃ انبیاء: ۱۰۸ میں فرمایا:۔

"وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا
رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ"

کہ آپؐ کسی خاص قوم کیلئے نہیں بلکہ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی خود فرماتے

"انا الحاشر"

کہ تمام دنیا کو میرے ذریعہ سے جمع کیا جائے گا۔

گویا کہ حج اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تمام دنیا کو ایک ہی جگہ جمع کر دیا جائے گا اور ان میں کسی قسم کا امتیاز نہ ہوگا۔ اسی امر کو مدنظر رکھ کر حکم دیا کہ تمام لوگ اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے مکہ میں آئیں۔

دوسری حکمت حج میں یہ ہے کہ حج قیامت کا نمونہ پیش کرتا ہے اور انسانیت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ جس طرح حج کے موقع پر دنیا کے ہر کنارے سے لوگ جمع ہوتے ہیں اسی طرح انہیں ایک خدا کے حضور پیش ہونے کے لئے جمع ہونا ہے اس لئے تمہیں چاہیئے کہ اس دن سے آنے سے قبل تم اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

"انّ الحجّ یغسل الذنوب
کما یغسل الماءُ الدّرن"

کہ حج گناہوں کو اسی طرح دھو دیتا ہے جس طرح پانی میل کو

بھی اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ مقصد تو مکہ میں رہ کر بھی حاصل ہو سکتے ہیں تو پھر عرفات، منیٰ اور مزدلفہ وغیرہ جانے میں کیا فائدہ ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ

"فعل الحکیم لا یخلو
عن الحکمۃ"

حج کے جتنے بھی ارکان ہیں ان تمام میں کوئی نہ کوئی حکمت مضمر ہے کہ انسان میں اطاعت کا ایسا جذبہ ہونا چاہیئے کہ اگر اسے ایسا کام کرنے کا حکم دیا جائے جس میں اسے کوئی فائدہ نظر نہ آتا ہو تب بھی وہ اٰمنّا وصدّقنا کہتا ہوا اسے بجا لائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے ولیس۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے بوسہ نہ دیا ہوتا تو میں ہرگز بوسہ نہ دیتا۔"

اسی طرح سرمنڈانا۔ یعنی اگر کوئی کام اطاعت کی رو سے ایسا کرنا پڑے جو طبیعت کے لئے گراں ہو تو بھی اسے بجا لائے۔

قربانی میں یہ حکمت ہے کہ انسان کو اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ انسان جس کو صرف چارہ مہیا کرتا ہے وہ جانور ذبح ہونے کے لئے اس کے سامنے گردن جھکا دیتا ہے۔ اگر کسی وقت انسان کو اپنے خالق اور رازق کے سامنے ذبح ہونا پڑے تو بشاشت کے ساتھ وہ بھی اپنی گردن جھکا دے۔

دوسری حکمت یہ بھی ہے کہ انسان جس طرح جانور کو ذبح کرتا ہے اسے بھی چاہیئے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کو خدا تعالیٰ کی خاطر ذبح کر کے اپنے نفس کو ختم کر دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا
وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ
یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ"

کہ خدا تعالیٰ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ خدا تعالیٰ کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

لہٰذا قربانی فی نفسہٖ رضائے الٰہی کا موجب نہیں جب تک اس کے ساتھ جذبہ اور خلوص نیت نہ ہو۔

حج کے ذریعہ سے بین الاقوامی روابط بڑھتے ہیں۔ لوگوں میں واقفیت بڑھتی ہے۔ بین الاقوامی طور پر تجارت کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ایک ملک کی اشیاء دوسرے ملک میں پہنچتی ہیں۔

الغرض تمام افعال جو حج میں کئے جاتے ہیں وہ اپنے اندر روحانی ترقی اور رحمت کا پہلو لئے ہوئے ہیں اور یہ تمام امور انسان کو کشاں کشاں خدا کی طرف لے جاتے ہیں۔

ان واضح حکمتوں کے باوجود جو انسان کے لئے روحانی اور جسمانی لحاظ سے مفید ہیں یہ اعتراض کرنا کہ اسلام عبادات کی ظاہری شکل پر کیوں زور دیتا ہے۔ سراسر نادانی پر مبنی ہے۔

تبرکات:

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مبارک نصیحت نامہ

مرسلہ: مکرم نذیر احمد صاحب خادم ۱۸۲/۷-آر ضلع بہاول نگر

ہم میں سے اکثر کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ خلیفۂ وقت یا بزرگان جماعت ہمیں کوئی نصیحت نامہ ارسال فرمائیں تا اس پر عمل کر کے ہم برکت حاصل کریں، فائدہ اٹھائیں اور اپنے اہل و عیال و احباب کو فائدہ پہنچائیں اور ایسے نصیحت نامہ کو ہم اپنی ڈائریوں وغیرہ میں محفوظ کر لیں۔

کتاب "سیرتِ احمدؑ" مولفہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب مبارک جو نہایت ہی جامع مجموعۂ نصائح ہے افادۂ احباب کے لئے درج ذیل ہے: فھو ھٰذا:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم سید فضل شاہ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
افسوس کہ میں اس وقت بباعث دردِ سر جو بوجہ گرمی ہو گئی ہے حاضر نہیں ہو سکا۔ آپ نے چند کلماتِ نصیحت کے لئے لکھا تھا اس قدر کافی ہے کہ آپ ہمیشہ ربِ کریم قادر و قیوم کے احکام کو یاد رکھیں اور پنجگانہ نماز دلی خلوص سے ادا کریں اور ہمیشہ نماز میں بعض دعائیں اپنی پنجابی زبان میں کر لیا کریں۔ نیز نماز میں اپنی زبان میں بہت دعا کیا کریں جہاں تک ممکن ہو نماز تہجد کا بھی التزام رکھیں اور اس میں بھی اپنی زبان پنجابی میں دعا کیا کریں۔ موت کو یاد رکھیں کہ یہ موت جب آتی ہے تو باز کی طرح ایک پوشیدہ جگہ سے اپنا شکار بنا لیتی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو ہمیشہ کوشش کریں کہ جلد جلد اس جگہ آیا کریں کہ جس طرح ہر ایک چیز فانی ہے اسی طرح ہمارے وجود کی یہی حالت ہے۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ یہ وجود اور ہماری یہ مجالس خواب و خیال کی طرح ہو جائیں گی اور لازم ہے کہ بد صحبت سے پرہیز کریں دل کو گناہ کے منصوبوں سے پاک رکھیں کہ بد قسمت ہے وہ انسان اور بدبخت ہے وہ آدمی جس کا دل ہمیشہ گناہ کے منصوبے سوچتا ہے۔ آپ کو دنیا کے شغل میں کئی ابتلاء پیش آئیں گے۔ ہر ایک ابتلاء میں خدا پر بھروسہ کریں نہ کوئی عمدہ حالت کسی تکبر کا موجب ہو اور نہ کوئی تنگی کی حالت بے صبر کر سکے۔ باتیں بہت ہیں مگر بالفعل اس پر کفایت کرتا ہوں کہ خدا کا خوف اور اس کی مخلوق کی ہمدردی اور اپنی بیوی اور اہل سے رحمت اور درگذر اور اولاد کو دین کی رغبت دلانا اور بھائی کے ساتھ حلم اور خلق کے ساتھ معاشرت کرنا۔ اور عام لوگوں کے ساتھ حتی المقدور بھلائی اور ترک شر سے پیش آنا۔ اور اپنے خدا اور اس کے رسولؐ کو سب پر مقدم رکھنا اور چالیس دن میں سے ایک مرتبہ خدا تعالیٰ کے خوف سے رونا بھی طریق سعادت ہے خدا تعالیٰ توفیق بخشے۔ مجھے اس وقت دردِ سر ہے۔ طاقت حاضری مسجد نہیں۔ اسی جگہ ہر دو وقت نمازیں پڑھوں گا۔ اس لئے دعا مطلوب۔ ایک کرتہ اور یہ نصیحت نامہ ارسال ہے۔ والسلام!

خاکسار۔ مرزا غلام احمد عفی عنہ۔ ۴ر جولائی ۱۹۰۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پاکستان کے مختلف مقامات پر جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

**ملتان شہر:۔** جماعت احمدیہ ملتان شہر کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعودؑ ۲۳ر مارچ ۱۹۸۰ء کو مسجد احمدیہ گلگشت میں زیر صدارت محترم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد نشتر میڈیکل کالج کے ایک طالب علم عزیز مظفر احمد نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض" کے موضوع پہ تقریر فرمائی۔ ازاں بعد محترم چوہدری رشید احمد خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان نے نہایت دلنشین انداز میں "حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا اسلام کے لئے جہاد" کے موضوع پہ خطاب فرمایا۔ محترم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب نے "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جناب الٰہی سے عشق" کے موضوع پہ خطاب فرمایا۔

آخر میں محترم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ مقیم ملتان نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پہ تقریر کی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان چمکتے ہوئے نشانوں کو بیان فرمایا جو حضور نے اس زمانہ میں تاریکی اور الحاد کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں روشنی کے مینار کے طور پر پیش فرمائے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ کس طرح اس مادی اور لادینی دور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حی و قیوم خدا کو پیش فرمایا۔

آخر میں محترم صدر جلسہ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں انصار، خدام اور اطفال کے علاوہ مستورات بھی کافی تعداد میں موجود تھیں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد ملتان)

**واہ کینٹ:۔** ۲۱ر مارچ ۱۹۸۰ء کو بعد نماز جمعہ مسجد محمود واہ کینٹ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ زیر صدارت مکرم سعید احمد خان صاحب صدر جماعت مقامی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا نے ٹیکسلا اور اس کے نواح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی پیغام احمدیت کی رسائی اور اس کے فوائد و اثرات بیان فرمائے۔ مکرم محمود احمد صاحب شمس آف ٹیکسلا اور مکرم منور احمد صاحب جاوید واہ کینٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی حقیقت اور صداقت پر اپنے مضامین پڑھے۔ بعد ازاں محترم مولانا دین محمد صاحب ایم اے مربی سلسلہ نے اسلام کی حقانیت احمدیت کی صداقت اور موجودہ دنیا پر اس کے عظیم اثرات کی وضاحت کی اور غلبہ اسلام کی مہم کے سلسلہ میں احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ میں مقامی احمدی مرد و زن کے علاوہ جماعت احمدیہ ٹیکسلا کے بہت سے افراد بھی شامل تھے جو اپنے صدر محترم کی قیادت میں ایک سپیشل بس میں تشریف لائے تھے۔ جلسہ اجتماعی دعا پر برخاست ہوا۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ واہ کینٹ)

**وہاڑی:۔** ۲۳ر مارچ کو گیارہ بجے محترم ڈاکٹر محمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع وہاڑی کی کوٹھی پہ زیر صدارت محترم خان حفیظ احمد خان صاحب ایڈووکیٹ نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا جس میں محترم مولوی محمد حسین صاحب، محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی فاضل اور مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربیان سلسلہ نے بہت عمدہ پیرایہ میں ایمان افروز تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

باوجود اس کے کہ سارا دن بوندا باندی رہی اور گرد کے دیہات کے احباب [illegible] اور شہر کے احمدی مرد اور مستورات بڑی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ وہاڑی)

# ربوہ کے انصار کا اجتماع

## تفصیل بلاکس و عناوین تقریری مقابلہ

ربوہ کی مجلس انصار اللہ کو مندرجہ ذیل بلاکوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

**زون ا (A)**

(۱) بلاک مبارک:۔ (۱) حلقہ مسجد مبارک (۲) دارالصدر شمالی (۳) غربی (۴) دارالفضل
(بلاک لیڈر:۔ چوہدری اللہ بخش صاحب،
عنوان تقریر:۔ "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا")

(۲) بلاک محمود:۔ (۱) دارالصدر جنوبی (۲) شرقی (۳) گول بازار۔
(بلاک لیڈر:۔ میاں عبدالسلام صاحب۔ عنوان تقریر:۔
"دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں۔ قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے")

(۳) بلاک یمن:۔ (۱) دارالیمن شرقی (۲) وسطی (۳) غربی (۴) باب الابواب
(بلاک لیڈر:۔ میجر برکت علی صاحب۔ عنوان تقریر:۔ "بے علم نتواں خدا را شناخت" (علم کے فوائد)

**زون ب (B)**

(۴) بلاک رحمت:۔ محلہ دارالرحمت شرقی الف، ب، وسطی، غربی۔
(بلاک لیڈر:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)۔ عنوان تقریر:۔
اسلامی معاشرہ کی خصوصیات)

(۵) بلاک طاہر:۔ فیکٹری ایریا، طاہر آباد، نصیر آباد، احمد نگر۔
(بلاک لیڈر:۔ صوفی عبدالغفور صاحب، عنوان تقریر:۔ "وقت کا صحیح استعمال کیسے ممکن ہے")

(۶) بلاک نصر:۔ دارالنصر وسطی، شرقی، غربی مع چھنیاں۔
(بلاک لیڈر:۔ صوبیدار محمد حنیف صاحب، عنوان تقریر:۔
"مجسم اطاعت کا نمونہ حضرت خلیفہ اوّل رضؓ")

(۷) بلاک علوم:۔ دارالعلوم شرقی، غربی، جنوبی، وسطی، برکات۔
(بلاک لیڈر:۔ چوہدری عبداللطیف صاحب۔ عنوان تقریر:۔
"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریکات")

**نوٹ:۔** ہر بلاک میں سے اوّل آنے والا اجتماع پر علمی مقابلوں میں حصہ لے گا۔
(ناظم اعلیٰ اجتماع)

## دعائے مغفرت

خاکسار کا بھتیجا عزیز چوہدری محمد اکرم ۸ر فروری ۱۹۸۰ء کو چند یوم بیمار رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز مرحوم بی کام اعلیٰ نمبروں میں پاس کرنے کے بعد ماڈرن موٹرز کراچی میں ملازم ہو گیا۔ وہیں مکان تعمیر کر کے مستقل رہائش اختیار کر لی۔ چھوٹی عمر میں ہی نماز کا پابند تھا۔ جماعت کی طرف سے ہونے والی جملہ مالی تحریکات میں حسب توفیق حصہ لیتا۔ جملہ لواحقین کا بہت احترام کرتا۔ نظام وصیت سے وابستہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

پسماندگان میں سوگوار بیوہ کے علاوہ تین کم سن بچے (ایک لڑکا دو لڑکیاں) ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور وہ ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(سردار خان۔ موہلن کے ضلع گوجرانوالہ)

**مجلس انصار اللہ ربوہ کا پہلا اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶ر اپریل بروز ہفتہ مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا (ناظم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ)**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(۲۹)

| | | | |
|---|---|---|---|
| مکرم | ٹھیکیدار محمد سلیم صاحب | اسلام آباد | ۵۰/۰۰ روپے |
| // | کیپٹن عبد الواحد صاحب | // | ۶۰/۰۰ // |
| مکرمہ | طہیرہ عابدہ صاحبہ | // | ۲۰/۰۰ // |
| مکرم | ضیاء الحق صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | چوہدری عبد الستار صاحب مرحوم | // | ۱۵۰/۰۰ // |
| // | نصیر احمد صاحب U.S.A | // | ۲۰/۰۰ // |
| مکرمہ | بیگم عطاء الرحمن صاحب پراچہ صاحب | // | ۱۰۰/۰۰ // |
| مکرم | سید منصور احمد صاحب | // | ۱۵/۰۰ // |
| // | نصیر احمد طارق صاحب | // | ۲۰/۰۰ // |
| // | مبارک پراچہ صاحب | // | ۲۰/۰۰ // |
| // | ناصر احمد پراچہ صاحب | // | ۵۰/۰۰ // |
| // | خواجہ داؤد صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | ملک عبد القادر صاحب دوالمیال ضلع جہلم | | ۲۵۰/۰۰ // |
| // | شریف احمد صاحب جماعت احمدیہ ملتان | | ۲۲۵/۰۰ // |
| // | عبد الرشید کھوکھر صاحب | گوجرانوالہ شہر | ۱۰/۰۰ // |
| // | امجد میر صاحب | // | ۵۰/۰۰ // |
| // | منور احمد چوہان صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | محبوب احمد صاحب | // | ۲۵/۰۰ // |
| // | ملک محمود احمد صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | ملک محمد اکرم صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | زبیر احمد صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | داؤد احمد سولنگی صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | ملک عرفان داؤد صاحب | // | ۱۰۰/۰۰ // |
| // | بابو عبد الکریم صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| مکرمہ | عنایت بیگم صاحبہ مرحومہ | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | امۃ الودود صاحبہ | // | ۱۰/۰۰ // |
| مکرم | عبد الغنی صاحب مرحوم | // | ۱۰۰/۰۰ // |
| مکرمہ | نصرت احمد ناصر صاحبہ چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر | | ۱۰/۰۰ // |
| مکرم | نقیر محمد صاحب سٹور آفیسر ایجنسی ہسپتال گلگت | | ۲۰/۰۰ // |
| مکرمہ | نگہت صاحبہ سول لائن راولپنڈی | | ۲۰/۰۰ // |
| // | عابدہ ناصر صاحبہ گوالمنڈی | // | ۵۰/۰۰ // |
| مکرم | شفیق احمد خان صاحب صدر | // | ۲۵/۰۰ // |
| // | کرنل مبارک احمد صاحب | // | ۱۰۰/۰۰ // |
| // | میاں اللہ بخش صاحب مسجد غربی | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | عبد المجید اختر صاحب اصغر مال روڈ | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | وسیم احمد ناصر صاحب ڈرگ روڈ | // | ۱۵/۰۰ // |
| // | میجر اسلم حیات صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | منظور احمد صاحب کھوکھر | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | نجیب احمد صاحب | // | ۱۵/۰۰ // |
| // | نسیم صاحب | // | ۵۰/۰۰ // |
| // | شبیہ اصغر صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | نسیم اختر صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | عبد الستار صاحب | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | زاہد احمد منہاس مسجد شرقی | // | ۱۰/۰۰ // |
| // | ڈاکٹر ایم اے نعیم صادق آباد | // | ۵۰/۰۰ // |

(باقی)

دوا تدبیر ہے اور دعا
اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج
کیلئے
مطب ناصر دواخانہ گول بازار، ربوہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیرِ اہتمام

## آل ربوہ سالانہ تربیتی کلاس کا انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمان کہ آئندہ صدی کے تحت مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ نے ۲ تا ۷ اپریل ۱۹۸۰ء آل ربوہ سالانہ تربیتی کلاس کا اہتمام کیا۔

کلاس کا افتتاح مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کیا۔

اس کلاس میں اطفال کو قرآن مجید پارہ دوم کا نصف اوّل باترجمہ پڑھایا گیا منتخب احادیث جو اطفال کے معیار کے مطابق تھیں فقہ میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مسائل بتائے گئے۔ کلاس میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی شائع شدہ کتب میں سے "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" اور "سوانح مصلح موعود" پڑھائی گئیں۔ صنعتی کلاس میں اطفال کو جلدیں بنانا اور سائیکل مرمت کے متعلق بتایا گیا۔ تاریخ احمدیت کے متعلق معلومات بتائی گئیں۔

علمی تقاریر میں مولوی غلام باری صاحب سیف نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خواجہ عبد المومن صاحب آئندہ صدی میں اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں، مولوی مظفر احمد صاحب منصور نے نماز باجماعت کی اہمیت، قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح نے تبلیغی واقعات اور قاری عاشق حسین صاحب نے اطاعت والدین کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

اس کلاس کی آخری تقریب تقسیم اسناد و انعامات کی تھی جس کی صدارت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے کی۔ آپ نے اطفال میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد فرمایا کہ غلبہ کی صدی نزدیک آ رہی ہے اور ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں خصوصاً آپ کی جو آج اطفال ہیں غلبہ کی صدی میں تمام تر خدمت آپ کو کرنی ہے۔ آخر میں مولانا موصوف نے دعا کرائی اور یہ کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان طلباء کو جو اس کلاس میں شریک ہوئے خادمِ دین بنائے اور ہماری کوششوں کو جناب الٰہی میں قبول فرمائے (آمین)

اس کلاس میں ۱۲۵ اطفال تمام ربوہ سے شامل ہوئے جب کہ ٹارگٹ ۱۴۰ کا تھا۔ (مرزا منیر احمد انچارج آل ربوہ سالانہ تربیتی کلاس زیر اہتمام مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

## اعلان دار القضاء

مکرم ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیان صدر انجمن احمدیہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم سید محمد یعقوب صاحب موصی نمبر ۱۵۲۹۰ محلہ دار الصدر غربی ربوہ وفات پا گئے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت تحریک جدید میں جمع شدہ رقم پر مرحوم کا حصہ جائیداد دلانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# امراء کرام و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام جماعتہائے احمدیہ کو مکلف اور ذمہ وار قرار دیا ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی فرمائیں کہ کوئی پڑھنے کی عمر کا بچہ میٹرک کی تعلیم سے اور کوئی احمدی بچی مڈل کی تعلیم سے کم نہ رہے۔

۱۔ امراء کرام اپنی اپنی جماعت / حلقہ کے سیکرٹری تعلیم اور ان کے ساتھ تعلیمی کمیٹی کو پابند کریں کہ وہ اس بارہ میں ذاتی نگرانی کریں کہ حضور ایدہ اللہ کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل ہو رہی ہے

۲۔ اگر کسی احمدی بچے یا بچی کی تعلیم کے راستہ میں کوئی ایسی روک یا مشکل پیش ہو جس کی وجہ سے اس کی تعلیم جاری نہ رکھی جاسکتی ہو تو سیکرٹری صاحب تعلیم و تعلیمی کمیٹی اپنی جماعت کے امیر / صدر صاحب کے مشورہ سے اس روک کو مقامی طور پر دور کرنے کی کوشش کریں۔

۳۔ اگر وہ روک مقامی وسائل سے دور نہ ہو سکتی ہو تو اس بارہ میں مفصل رپورٹ نظارت تعلیم میں بھجوائیں

واضح رہے کہ ہر بچے بچی کے سلسلہ میں رپورٹ الگ کاغذ پر آنی چاہیئے تا انہیں اپنی اپنی فائل میں رکھا جاسکے

۴۔ سیکرٹریان تعلیم ہر تین ماہ کے بعد حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں نظارت تعلیم کو بذریعہ امیر / صدر صاحب جماعت اپنی رپورٹ بھجواتے رہیں۔

۵۔ جو سیکرٹریان تعلیم اس سلسلہ میں نمایاں کام کریں گے۔ ان کے نام دعا کے خاص کے لئے امام وقت کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے

نظارت تعلیم امید کرتی ہے کہ تمام سیکرٹریان تعلیم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اخلاص اور قابلیت کے ساتھ کام کریں گے انشاء اللہ العزیز۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

## تیاری شروع ہے

مجلس انصار اللہ ربوہ کے اجتماع (۲۶ اپریل) پر مندرجہ ذیل مقابلہ جات ہوں گے۔

علمی :۔ ۱۔ تلاوت قرآن مجید ۲۔ نظم ۳۔ تقریر ۴۔ دینی معلومات (تاریخ احمدیت جلد سوم پر سوال و جواب ہوں گے)

ورزشی :۔ ۱۔ اگز کی دوڑ ۲۔ کلائی پکڑنا ۳۔ والی بال ۴۔ رسہ کشی۔

اس بارہ میں مکمل ہدایات سب زعماء کرام کی خدمت میں طبع کر کے بھجوا دی گئی ہیں۔

انصار احباب سے تعاون کی درخواست ہے

ناظم اعلیٰ اجتماع انصار اللہ ربوہ

# صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

## قابل تقلید نمونہ

مومنین کی جماعت کے افراد میں نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا جوش پایا جاتا ہے۔ پچھلے دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب دورہ سندھ کے لئے تشریف لے گئے۔ تو کنری کی جماعت نے یہ عہد کیا کہ سارے سال میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں جو چندہ انہوں نے جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیا ہے اسے محسوب نہ کرتے ہوئے وہ تین دن کے اندر ایک مرحلہ کا جس قدر چندہ ان کی جماعت پر واجب ہوتا ہے اسی قدر مزید جمع کر لیں۔ ان کے ذمہ سالانہ ۱۶٫۳۰۰ روپے واجب الادا ہوتے تھے۔ لیکن انہوں نے ۱۷٫۱۷۸ روپے جمع کر کے اس کا بنک ڈرافٹ سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو (جو حضور کے دورہ میں ساتھ تھا) دے دیا۔ حضور نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے ان کے لئے دعا فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

## دینی نصاب امیدواران رکنیت صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ میں کارکنان درجہ اول و دوم کی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے امیدواران کا امتحان لیا جاتا ہے اور کامیاب ہونے والے امیدواروں میں سے ہی حسب ضرورت کارکن لئے جاتے ہیں۔ دینی معلومات کا جو امتحان ہوتا ہے۔ اس کا نصاب ذیل میں درج ہے۔ تاکہ جب امتحان ہو تو امیدواران پوری تیاری کر کے آئیں۔

۱۔ پانچ ارکان اسلام۔ نماز با ترجمہ۔ جنازہ کی دعا

۲۔ قرآن مجید ناظرہ پہلے تین پارے با ترجمہ کارکنان درجہ اول کے لئے۔ پانچ پاروں کا ترجمہ۔ دوسرا خطبہ جمعہ عربی

۳۔ پانچ حدیثیں معہ ترجمہ۔ (۴) کشتی نوح۔ برکات الدعا۔ (۵) مضمون۔ ا۔ وفات مسیح۔ ب۔ ظہور مسیح کے نشان ج۔ جماعت احمدیہ کے عقائد

(ناظر دیوان و صدر کمیشن برائے امتحان امیدواران رکنیت صدر انجمن احمدیہ)


**ضرورت ہے**

ہمیں لنترا ریسٹورنٹ اینڈ کنڈیشنڈ میں کام کرنے کے لئے سٹاف کی ضرورت ہے (جس کا عنقریب افتتاح ہونے والا ہے۔

۱۔ باورچی ایک جو کھانا پکانے میں ماہر ہو۔

۲۔ سروس مین (ویٹر) دو کم از کم میٹرک پاس ہوں۔

- پتہ -

مجید احمد باجوہ ناصر احمد چوہدری

مکان 15/30 اقصیٰ روڈ ربوہ

پاکستان کے درخشندہ ستارے
عالم اسلام کے عظیم ہیرو
عالمی تاثرات

- چوہدری محمد ظفر اللہ خان
- ڈاکٹر عبد السلام

کتابچہ فی سینکڑہ ۲۰۰/- (متعدد تصاویر)
عبد المالک ۱۱۵/A علامہ اقبال روڈ لاہور
الشرکۃ الاسلامیہ۔ ندیم بک بائنڈرز ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ھو الشافی

**ناخونہ کورس**
PTERYGIUM COURSE

ناخونہ کیور 15/- PTERYGIUM CURE
ناخونہ لوشن 3/- PTERYGIUM LOTION
میزان 18/-
ڈاک خرچ پیکنگ 5/-
23/-

تفصیلی لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجا کر منگوائیں۔
کیور ہیومیڈیسن کمپنی (ڈاکٹرز ایلوپیتھی) رجسٹرڈ بائی کراچی
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶


## اعلان تعطیل

۲۱ اپریل بروز سوموار ملک بھر میں یوم اقبال کی تعطیل ہے۔ لہذا اس روز حسب سابق الفضل شائع نہیں ہوگا ایجنٹ صاحبان اور احباب کرام مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)


زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
**بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ**
فون دفتر ۵۰۸ فون رہائش ۴۵۸